



سوال

(124) بریلوی عقیدہ رکھنے والے حنفی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بریلوی عقیدہ رکھنے والے حنفی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ ایک امام دہلوی عقیدہ رکھتا ہے لیکن قومہ اور جلسہ میں دعا نہیں پڑھتا اور اس کے پیچھے اہل حدیث مشنڈی اس کی عجلت کی وجہ سے قومہ اور جلسہ کی دعائیں نہیں پڑھ سکتے، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1) کسی بریلوی حنفی کے پیچھے نماز جائز نہیں کیوں کہ ان کے بعض عقائد و اعمال شرکیہ اور کفریہ ہیں (مثلاً آں حضرت ﷺ کے متعلق ان کا یہ عقیدہ کہ آپ کو غیب کا کلی علم تھا اور آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ اور اولیاء اللہ کا کائنات عالم میں تصرف کی قوت رکھتے ہیں اور تصرف کرتے ہیں اور اہل قبور کی حاجت روا سمجھ کر ان سے استمداد و استغانت اور قبروں اور پیروں کو سجدہ وغیرہ ذلک من العقائد الکفریہ) اور شرک و کفر کرنے والوں کے پیچھے قطعاً نماز جائز نہیں ہے۔ **فانہ لافرق بین الکفرۃ من الیسود والنصارى والبنادک و بین ہولاء القبوریین**۔

(2) اگر یہ دہلوی امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور سجدہ کے لیے سر جھکانے سے پہلے کچھ توقف کر کے سجدہ میں جاتا ہے اور پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بیٹھ جاتا ہے اور قدرت توقف کر کے دوسرے سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے اہل حدیث کی نماز ہو جائے گی اگرچہ یہ امام بجز تحمید کے قومہ اور جلسہ بین السجدتین کی دعانہ پڑھے اور نہ اس کی قدر عجلت کی وجہ سے اہل حدیث مقتدی کو پڑھنے کا موقع ملے۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا اور سجدہ کے لیے جھکنے سے پہلے اطمینان اور قدرے توقف کرنا اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اور اطمینان اور کچھ توقف کرنا، فرض ہے، بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہو سکتی، اور ان دونوں مقاموں میں دعاء و ذکر ضروری نہیں بلکہ سنت ہے۔ لیکن تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے تئیں اہل حدیث و الجماعت کہلوانے کے باوجود ان صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے جن میں قومہ اور جلسہ بین السجدتین کا رکوع و سجدہ کے قریب ہونا اور ان دونوں مقاموں میں دعا و ذکر مخصوص مروی اور مذکور ہے۔ (بخاری و مسلم عن انس: کتاب الاذان، باب الإکمالینتہ حین یرفع رأسہ من الركوع 1/193، و مسلم کتاب الصلاة باب اعتدال أركان الصلاة (1/344) (472) وبراء ابن عازب (بخاری کتاب الاذان باب حد اتمام الركوع والإعتدال فیہ 1/192، مسلم کتاب الصلاة باب اعتدال أركان الصلاة (1/343) (471)، ترمذی، البداؤد، ابن ماجہ عن ابن عباس (ترمذی: کتاب الصلاة، باب ما یقول بین السجدتین (2/76) (284) البداؤد: کتاب الصلاة، باب الدعاء بین السجدتین (1/530) (850)، ابن ماجہ: کتاب إقامة الصلاة، باب ما یقول بین السجدتین (1/90) (898)، احمد عن ابی ہریرة (مسند احمد)، ترمذی، البداؤد، نسائی عن رفاعۃ الزرقی: ترمذی کتاب الصلاة باب ماجاء فی وصف الصلاة (2/100) (302) البداؤد کتاب الصلاة باب صلاة من لا یقیم صلبہ فی الركوع والسجود (857)۔



1/536(858)، نسائی کتاب الافتاح باب الرخصة فی ترک الذکر فی الركوع (2/193)، بخاری و مسلم عن ابی ہریرة (بخاری: کتاب الأذان، باب ما یقول الإمام ومن خلفه إذا رفع رأسه من الركوع 1/193، مسلم کتاب الصلاة باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلاة (1/293(393)، مسلم ترمذی، البوداؤد، نسائی، ابن حبان، دارقطنی عن علی (مسلم: کتاب صلاة المسافرین، باب الدعاء فی صلاة اللیل و قیامہ) 1269/532، ترمذی کتاب الصلاة، باب ما یقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع (2/53(266)، البوداؤد، کتاب الصلاة، باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء (1/481(670) 482-1، نسائی کتاب الافتتاح باب الذکر والدعاء بین التکبیر والقراءة 129/2، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان 3/187-188، سنن الدارقطنی (1/342)، اور ان حدیثوں کی دعاؤں کی بلا دلیل نفل نماز کے ساتھ مخصوص کر کے فرائض میں قصداً دیدہ دانستہ اس سنت ثابتہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لکنہ یس باول قارورة کسرته فلا عجب فانه قد سول لهم قرینهم رد السنن الصحیح الثابته، حتی صار ذلك عادتهم فلا یبالون بما یفعلون با حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر یہ دیوبندی امام قومہ میں سیدھا کھڑا ہوئے اور کچھ توقف کئے ہوئے بغیر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پہلے سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے اور قدرے توقف کرنے کے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (محدث دہلی ج: ش: 8: ذی القعدہ 1360ھ دسمبر 1941ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 226

محدث فتویٰ